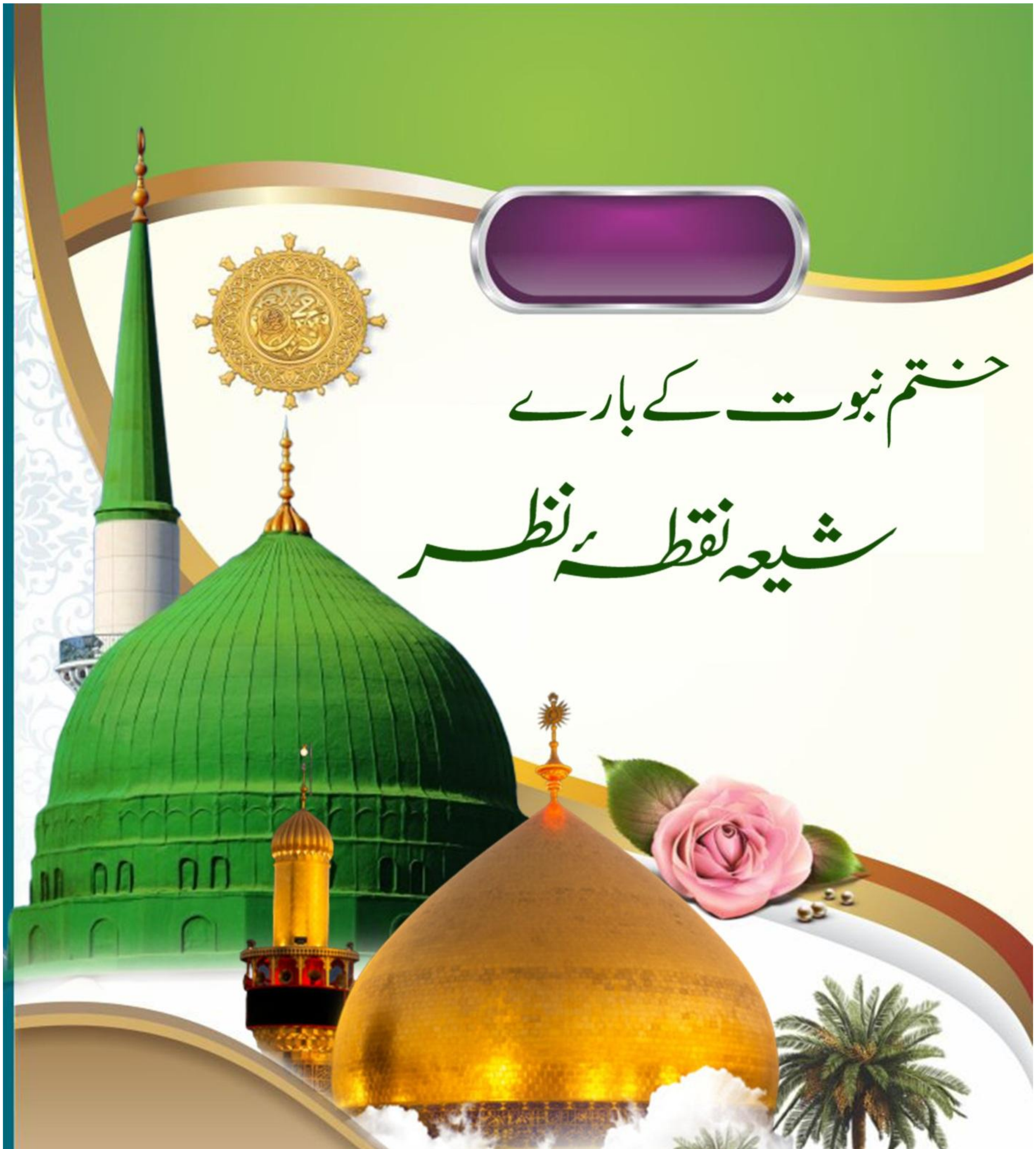
ختم نبوت کے بارے
شیعہ نقطۂ نظر
مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ختم نبوت کے بارے شیعہ نقطہ نظر

مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

ختم نبوت یا خاتمیت ایک کلامی اصطلاح ہے جو تمام اسلامی فرقوں کے مشترکہ اعتقادات میں سے ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تمام اسلامی فرقوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نیز دین اسلام ایک ایسا جامع اور کامل دین ہے جس کی تعلیمات ابدی اور قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں اور اس کے بعد کوئی اور شریعت نہیں آئے گی اس لیے جس طرح آپؐ اللہ کے آخری نبی ہیں اسی طرح آپ کالایا ہوا دین بھی آخری الٰہی دین ہے۔ اس مقالہ میں قرآنی آیات، نبی کریم ﷺ اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی احادیث اور شیعہ علماء کے اقوال کی روشنی میں اس عقیدے کے کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

مفہوم شناسی

خاتمیت عربی لغت میں "خَتَم" کے مادے سے ہے جس کے معنی کسی چیز کی انتہاء کو پہنچنے کے ہیں۔[1] خاتَمُ النبیین سے مراد وہ ہستی ہے جس پر نبوّت کے سلسلے کا خاتمہ ہوا۔[2] علم عقائد کی اصطلاح میں خاتمیت اسی معنی میں ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا[3]۔ قرآن مجید کی مختلف سورتوں میں "خَتَم" اور اس کی مشتقات استعمال ہوئی ہیں جن میں سورہ یٰسین آیت ۶۵ میں "نَخۡتِمُ"؛ سورہ بقرہ آیت ۷ میں "خَتَم" سورہ جاثیہ آیت ۲۳ میں "خَتَم" اور سورہ مطففین آیات ۲۵ اور ۲۶ میں "مَخۡتُوم" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو مہر لگانے کے معنی میں ہیں۔ تمام

1۔ ابن فارس، معجم مقائیس اللغہ، ۱۴۰۴ق، ج۲، ص ۲۴۵۔

2۔ مرتضی مطہری، خاتمیت، ۱۳۸۰ش، ص ۲۶۔

3۔ سید محمد حسین طباطبایی، المیزان فی تفسیر القرآن، ۱۴۱۷ق، ج۱۶، ص ۳۲۵۔

مسلمان فرقوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ہو۔[4]

ختم نبوت کی اہمیت

ختم نبوت کا مسئلہ قرآن کریم اور احادیث میں بیان ہوا ہے اور مسلمان علماء نے اسے دین اسلام کے ضروریات میں سے قرار دیا ہے۔[5] بعض محققین کے مطابق بیسویں صدی عیسوی کے اواخر سے پہلے ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی مآخذ میں وسیع اور مستقل طور پر مورد بحث واقع نہیں ہوتا تھا۔ اسلام میں قادیانیت اور بہائیّت جیسے فرقوں کے ظہور اور نئی شریعت کا دعویٰ نیز دین سے متعلق جدید نظریات کا مطرح ہونا جس میں نبوّت، وحی اور ختم نبوت کی ایک نئی تفسیر پیش کی گئی ہے، من جملہ ان عوامل میں سے ہیں جن کی وجہ سے ختم نبوت کے مسئلے کی اہمیت زیادہ اجاگر ہو گئی ہے اور مختلف اسلامی فرقوں کے علماء نے اس موضوع پر کتابیں لکھیں اور علمی مباحثے ہوئے۔ ان علمی کاوشوں میں شیعہ مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کی علمی کاوشیں بھی شامل ہیں جن میں سے ایک معاصر شیعہ مجتہد آیت اللہ جعفر سبحانی کی کتاب ''الخاتمیۃ فی الکتاب و السنۃ و العقل الصریح'' ہے۔[6]

خاتمیت پر دلائل

شیعہ علماء نے اپنی کلامی، تفسیری اور دیگر موضوعات پر لکھی گئی کتابوں میں خاتمیت کو ثابت کرنے کے لیے قرآنی آیات، احادیث آئمہ اہل بیت علیہم السلام اور عقلی دلائل سے استدلال کیا ہے جن میں سے بعض کو بطور اختصار ذکر کیا جاتا ہے۔ قرآنی آیات میں سے بعض میں صراحت کے ساتھ آنحضرتؐ کے خاتم النبین ہونے کا تذکروہ ہوا ہے اور کچھ جن میں آپ کی رسالت اور نبوت کو آفاقی اور ساری دنیا والوں کے لیے قرار دیا گیا ہے یا آپ کی رسالت اور نبوت کو ابدی کہا گیا ہے، ان آیات سے شیعہ علمانے پیغمبر اسلام کی خاتمیت پر استدلال کیا ہے۔ آئمہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی احادیث نیز ان سے منقول دعاؤں میں متعدد مقامات پر خاتمیت کے بارے تصریحات موجود ہیں جن میں سے کچھ اس مقالہ میں بیان ہوں گی۔

4۔ محمد تقی مصباح یزدی، راہنماشناسی، ۱۳۶۷ش، ص۱۷۷۔

5۔ عارفی، خاتمیت و پرسش ہای نو، ۱۳۸۶ش، ص۱۹۔

6۔ رضانژاد، ''خاتمیت، نفی بابیت''، ص۳۹۷۔

قرآنی آیات

خاتمیت کے قرآنی دلائل میں اہم ترین دلیل جس سے شیعہ علما نے خاتمیت پر استدلال کیا ہے سورہ احزاب کی آیت یہ ہے جس آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "**مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ**"[7]
ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ہاں وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّین ہیں۔[8]

اس آیت میں لفظ "**خَاتَمَ**" کو "تا" پر زبر کے ساتھ "**خَاتَمَ**" اور زیر کے ساتھ "**خَاتِمَ**" دونوں طریقوں سے پڑھا گیا ہے: عاصِم کی قرات میں "تا" پر فتحہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے جو یا باب مفاعلہ سے فعل ماضیِ ہے جس کے معنی ختم کرنے کے ہیں، یا اسم ہے جس کے معنی مُہر اور آخری پیغمبر کے ہیں۔[9] دوسرے قراء حضرات کی قرائت میں "تا" پر کسرہ کے ساتھ "خاتِم" پڑھا گیا ہے جو اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی ختم کرنے والے کے ہیں۔[10] شہید مرتضی مطہری کے مطابق دونوں قرائتوں کی بنا پر مذکورہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔[11]

اس آیت کے علاوہ ختم نبوت کو ثابت کرنے کے لیے ان آیات سے بھی استدلال کیا گیا ہے جن میں پیغمبر اسلام ﷺ کی رسالت کو عام اور وسیع بیان کیا گیا ہے۔[12] اس بنا پر درج ذیل آیات کو ان ہی آیات میں سے قرار دیتے ہیں۔[13]

"**تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا**" ترجمہ: بابرکت ہے وہ (خدا) جس نے اپنے (خاص) بندہ پر فرقان نازل کیا ہے تاکہ وہ تمام جہانوں کیلئے ڈرانے والا بن جائے۔[14]

"**وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا**" ترجمہ: اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر۔[15]

"**وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ**" ترجمہ: اور (اے رسول) ہم نے آپ کو بس عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔[16]

7۔ سورہ احزاب، آیت ۴۰۔
8۔ سید محمد حسین طباطبائی، المیزان فی تفسیر القرآن، ج ۱۷، ص ۱۵۶؛ ج ۱، ص ۸۳ و ج ۱۸، ص ۲۶۴۔
9۔ مرتضی مطہری، خاتمیت، ۱۳۸۰ش، ص ۱۴۔
10۔ میبدی، کشف الاسرار، ۱۳۷۱ش، ج ۸، ص ۶۲۔
11۔ مرتضی مطہری، خاتمیت، ۱۳۸۰ش، ص ۱۴۔ سید محمد حسین طباطبایی، المیزان فی تفسیر القرآن، ج ۱۶، ص ۳۲۵۔
12۔ مرتضی مطہری، خاتمیت، ۱۳۸۰ش، ص ۱۷۔
13۔ ناصر مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ۱۳۷۴ش، ج ۱۷، ص ۳۴۱-۳۴۲۔
14۔ سورہ فرقان، آیت ۱۔
15۔ سورہ سبا، آیت ۲۸۔

”وَ أُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ“ ترجمہ: اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور جس تک یہ پیغام پہنچے سب کو تنبیہ کروں۔[17]

ان آیات کی تفسیر میں تمام شیعہ مفسرین نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کسی کو ”منصب نبوت“ پر فائز نہیں کیا جائے گا۔[18]

عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآنی آیات سے ثابت ہے، اسی طرح آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی احادیث سے بھی ثابت ہے۔ چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

احادیث اہل بیت علیہم السلام

شیعہ حدیثی مآخذ میں خاتمیت کے بارے میں مختلف احادیث نقل ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر پیغمبر اسلام ﷺ نے حدیث منزلت میں حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: ”أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي“[19] ترجمہ: اے علی علیہ السلام آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو جناب ہارون کو حضرت موسی علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آپؐ سے نقل ہوا ہے کہ اگر میرے بعد کسی نے نبوّت کا دعوا کیا تو وہ شخص جھوٹا ہے۔[20]

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: ”حَلاَلُ مُحَمَّدٍ حَلاَلٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ حَرَامُهُ حَرَامٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“[21] ترجمہ: حضرت محمد ﷺ کا حلال ہمیشہ کے لیے قیامت تک حلال اور ان کا حرام قیامت تک ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

حضرت علی نے نہج البلاغہ کے مختلف خطبوں میں خاتمیت کے متعلق گفتگو فرمائی ہے۔ نہج البلاغہ کے پہلے خطبہ میں فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اپنا وعدہ پورا کرنے اور سلسلہ نبوت کی تکمیل کے لیے بھیجا ہے۔“ 133ویں خطبہ میں

16۔ سورہ انبیاء، آیت ۱۰۷۔

17۔ سورہ انعام، آیت ۱۹۔ سید محمد حسین طباطبایی، المیزان فی تفسیر القرآن، ج ۷، ص ۵۲، ۵۳۔

18۔ مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ۱۳۷۴ش، ج ۱۷، ص ۳۴۱-۳۴۲۔ سید محمد حسین طباطبایی، المیزان فی تفسیر القرآن، ج ۷، ص ۵۲، ۵۳۔

19۔ الاحتجاج ، جلد ۱ ، صفحہ ۱۳۴؛ بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطہار علیہم السلام ، جلد ۳۱ ، صفحہ ۳۳۰ ؛

20۔ شیخ صدوق، مَن لایحضُرہ الفقیہ، ۱۴۱۴ق، ج ۴، ص ۱۶۳۔ محمد بن محمد مفید، الامالی، ج ۱، ص ۵۳، چاپ حسین استادولی و علی اکبر غفاری، بیروت ۱۴۱۴/۱۹۹۳.

21۔ اصول کافی ، جلد ۱ ، صفحہ ۵۸ ۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا: "آپ کے ذریعے وحی الٰہی کا خاتمہ ہوا۔" 173ویں خطبہ میں حضور اکرم ﷺ کا تعارف خدا کی آخری وحی لانے والے اور آخری رسول کے طور پر کرایا ہے۔"؛ خطبہ 183 میں آپ نے فرمایا: "خدا کا دین رسول اسلام کے ذریعے کامل ہوا۔" خطبہ 235 میں ہے کہ امام علی علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ کے تجہیز و تکفین کے وقت فرمایا: "یا رسول اللہ ﷺ آپ کی وفات سے وہ چیز ختم ہوئی جو کسی دوسرے کی موت پر ختم نہیں ہوئی۔"

آئمہ معصومینؑ سے منقول بعض دعاوں میں بھی ختم نبوت کی طرف اشارہ ہوا ہے۔[22]

عقلی دلائل

ختم نبوت کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اسلام مکمل اور جامع دین ہے اور انسانی معاشرے کی رہنمائی اور انتظام کے لیے کسی نئے دین کی ضرورت نہیں۔ شہید مرتضی مطہری اپنی کتاب وحی و نبوت میں اس بارے لکھتے ہیں:

1) اسلام کے ظہور تک دین اور وحی ارتقائی مراحل طے کرتے رہے۔

2) اسلام ایک جامع اور مکمل اعتقادی نظام کے طور پر اپنے کمال کو پہنچا۔

3) خاتمیت کے دور میں امت کے علماء اجتہاد اور معمولی امور کی عمومی اصولوں کی بنیاد پر تشریح کے ساتھ ساتھ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے یا عمومی امور یا اجتہاد کو نافذ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

دوسرے لفظوں میں خاتمیت کے دور میں علماء اور مجتہد اس قابل ہوتے ہیں کہ دین کے عمومی معیار کے مطابق اسلام کی تشریح کریں اور انسانی معاشروں کے لیے بدلتے ہوئے اور نئے حالات میں ان کا نفاذ کریں۔ بلاشبہ اسلام کی اس خاتمیت کا راز انسان کی "فکری پختگی اور سماجی ترقی" ہے۔

شیعہ معاصر علما میں آیت اللہ جعفر سبحانی نے خاتمیت کے موضوع پر "الخاتمیۃ فی الکتاب والسنۃ والعقل الصریح" کے عنوان سے مستقل کتاب لکھی ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی ہے جس میں خاتمیت کے لغوی اور اصطلاحی معنی، قرآنی، حدیثی اور عقلی دلائل اور اس پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

22۔ طوسی، مصباح المتہجد، ۱۴۱۱ق، ج۱، ص ۸۳؛ سید بن طاووس، فلاح السائل، ۱۴۰۶ق، ص۲۲۱۔

نتیجہ

شیعہ نقطہ نظر سے ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین سے ہے اور اس پر قرآنی آیات بھی دلالت کرتی ہیں اور بہت سی احادیث بھی ختم نبوت پر تصریح کرتی ہیں۔ شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضورؐ پر نبوت کا دروازہ بند ہوگیا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو بھی ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، کذاب ہے۔ ختم نبوت کے بارے میں شیعہ متکلمین، مفسرین اور محدثین نے اپنی تصانیف میں نبوت اور متعلقہ ابواب میں تفصیلی بحث کی ہے ان کے علاوہ شیعہ مرجع تقلید آیت اللہ جعفر سبحانی نے "الخاتمیۃ فی الکتاب و السنۃ و العقل الصریح" کے عنوان سے اس موضوع پر مستقل کتاب لکھی ہے۔